نقد و نظر

ماله کے اس پار

از : میرزا ادیب

ملنے کا پتا : مکتبۂ انجم، چٹان بلڈنگ، ۸۸ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

طباعت، جلد، سرورق عمدہ۔ صفحات ۱۳۶۔ قیمت بیس روپے

میرزا ادیب پاکستان کی ممتاز ادبی شخصیت ہیں۔ ان کی پوری زندگی علم و ادب کی خدمت میں گزری، ی ان کا اوڑھنا بچھونا اور یہی ان کے شب و روز کا مشغلہ ہے۔ وہ بہت سی ادبی کتابوں کے مصنف ہیں اور ہایت عمدہ زبان اور اچھوتے اسلوب سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب "ہمالہ کے س پار" ان کا سفرنامۂ چین ہے۔ یہ سفر انھوں نے اپنے ایک اور رفیق سفر غلام ربانی آگرو کے ساتھ ۲۳ مئی ۱۹۸۲ سے ۷ جون ۱۹۸۲ تک کیا۔ یعنی یہ سفر پندرہ دن پر مشتمل تھا۔ چین اتنا بڑا ملک ہے کہ بقول میرزا ادیب کے "پندرہ دنوں میں تو چین کا ایک شہر بھی اطمینان سے نہیں دیکھا جا سکتا، اور یہ دن ہم نے چین کے پانچ شہروں میں گزارے تھے۔ اس لیے اس سفرنامے کو چین کی فقط چند جھلکیوں تک ہی محدود سمجھنا چاہیے۔"

میرزا ادیب جس سفرنامے کو "جھلکیوں" سے تعبیر کرتے ہیں، واقعہ یہ ہے کہ وہ نہایت دلچسپ اور انتہائی دلآویز ہیں۔

اس سفرنامے کا نام انھوں نے "ہمالہ کے اس پار" کیوں رکھا؟ اس کی وجہ وہ خود ہی بیان کرتے ہیں — "اس سفرنامے کا عنوان موجودہ چین کے ایک لیڈر کی تقریر کے اس حصے سے لیا گیا ہے جس میں انھوں نے اہل پاکستان کو مخاطب کر کے کہا تھا — آپ کو جس وقت بھی ضرورت پیش آئے "ہمالہ کے اس پار" ہمیں آواز دیجیے۔"

میرزا ادیب نے یہ سفرنامہ عام مروّجہ سفرناموں کے اسلوب سے ہٹ کر ترتیب دیا ہے اور اس کو